گوانتانامو بے جیل: نہ تازہ ہوا نہ روشنی مگر قرآن پاک کی آوازیں بلند ہیں

گوانتانامو بے (نیٹ نیوز) تلاوت قرآن کی آوازیں گوانتانامو بے کی انتہائی سیکورٹی والے کیمپ ڈیلٹا چھ سے روزانہ بلند ہوتی ہیں۔ نماز کے وقت لاؤڈ سپیکر کے نظام پر اذان بھی سنائی دے سکتی ہے۔ قید تنہائی میں رکھے جانے والے افراد کو یہاں باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں لیکن وہ اپنے تنگ سے قید خانوں میں وقت پر نماز پڑھ سکتے ہیں۔ یہ بات حال ہی میں گوانتانامو بے کا دورہ کرنے والے بی بی سی کے نمائندے نے اپنی رپورٹ میں کہی۔ انھوں نے بتایا کہ کیمپ ڈیلٹا چھ یہاں قائم کیمپوں میں سب سے نیا اور جدید ترین ہے۔ اسے دسمبر ۲۰۰۶ء میں امریکہ کے لیے سب سے خطرناک سمجھے جانے والے دشمن قیدیوں کے لیے تعمیر کیا گیا۔

حال ہی میں ۱۱ ستمبر کے حملوں کے مبینہ ماسٹر مائنڈ ہونے کے دعوے دار خالد شیخ محمد بھی یہیں کہیں پائے جاتے ہیں۔ شاہ زیب کے مطابق میں نے اس دورے میں ہماری نگرانی پر سائے کی طرح مامور امریکی فوجیوں سے جاننا چاہا، جواب ملا: ''ہمیں قیدیوں کے بارے میں اس قسم کی مخصوص معلومات دینے کی اجازت نہیں'' اس دورے میں ہمیں قیدیوں کے قریب جانے یا ان سے بات کرنے کی قطعی اجازت نہیں تھی۔ بعض قیدی اپنے چھوٹے چھوٹے قید خانوں میں تیزی سے چہل قدمی کرتے نظر آئے۔ اکثر بڑے ہی جذباتی انداز میں اپنے آپ سے باتیں کرتے بھی دیکھے۔ آہنی دروازوں میں چھوٹے چھوٹے سے شیشوں کے پیچھے تمام کے تمام قیدی باریش نظر آئے۔ ہمیں بتایا گیا کہ کیمپ ڈیلٹا پانچ اور چھ سب سے خطرناک قیدیوں کے لیے مختص ہیں۔ یہاں کے آہنی دروازے ایک سنٹرل کمپیوٹر کنٹرول سسٹم کے تحت کھلتے اور بند ہوتے ہیں۔ قیدیوں کی چوبیس گھنٹے نگرانی کے لیے ہر قید خانے میں سیکورٹی کیمرے نصب ہیں اور ہر وقت لائٹیں روشن رہتی ہیں۔ انتہائی سیکورٹی والی اس پوری عمارت میں کھڑکیاں نہیں۔ اس میں نہ باہر سے تازہ ہوا اندر آسکتی ہے نہ سورج کی روشنی۔ حقوق انسانی کی تنظیموں کے مطابق یہاں رکھے جانے والے قیدیوں کو اکثر کئی کئی روز تک سورج کی روشنی نصیب نہیں ہوتی۔ برسوں سے قید تنہائی کے شکار افراد کی ذہنی حالت بگڑتی جارہی ہے لیکن امریکی فوجیوں کا مسلسل اصرار ہے کہ قیدیوں کا یہاں پورا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ انھیں روزانہ دو گھنٹے چہل قدمی کی اجازت ہے اگر وہ کھیل کود کرنا چاہیں تو اس کے لیے فٹ بال موجود ہیں جن سے انھیں اکیلے ہی سہی کھیلنے کی اجازت ہے۔ (روزنامہ ''جنگ'' لاہور۔ ۷/اپریل ۲۰۰۷ء)

☆☆☆